

باب ۴

موضوع تحقیق کا انتخاب اور خاکہ

باب ۴

موضوع تحقیق کا انتخاب اور خاکہ

اولاً : موضوع تحقیق کا انتخاب

- ۱۔ تحقیقی عمل میں سب سے اہم اور مرکزی نقطہ موضوع کا انتخاب ہے۔ اگر صحیح طور پر موضوع کا انتخاب ہو جائے تو گویا آدھا کام ہو گیا۔ فن تحقیق کے ماہرین نے اس انتخابی عمل میں ایک محقق کے لئے درج ذیل امور کو پیش نظر رکھنا ضروری قرار دیا ہے :
- ۱۔ موضوع صاف اور واضح ہو، اور اس میں کسی قسم کا ابہام نہ ہو۔
- ۲۔ طالب علم موضوع پر کافی عبور رکھتا ہو اور موضوع کی تعریف اور تشریح و توضیح بخوبی طور پر کر سکتا ہو۔
- ۳۔ موضوع اتنا پھیلا ہوا نہ ہو کہ اس پر قابو نہ پایا جاسکے۔
- ۴۔ ابتدائی طور پر تحقیق کر کے اچھی طرح سے یہ دیکھ لیا جائے کہ موضوع پر وافر مقدار میں مواد موجود ہے یا کہ نہیں؟
- ۵۔ کسی ایسے موضوع پر کام نہیں کرنا چاہیے جس پر بنیادی مواد ہی دستیاب نہ ہو۔
- ۶۔ موضوع ہمیشہ نیا ہونا چاہیے، پرانے موضوعات کو دہرانا بے سود ہے۔
- ۷۔ موضوع اسی صورت میں افادیت کا حامل ہو گا کہ اس سے تاریخ ادب کے کسی گوشے پر نئی روشنی پڑتی ہو۔
- ۸۔ محقق میں تحقیق کا ذوق و شوق ہو اور جس مسئلہ (موضوع) پر وہ کام کر رہا ہے، اس کے ساتھ اس کی دلچسپی ہو۔
- ۹۔ محقق کا ذہن بالکل غیر جانبدار ہو۔ اس میں کسی قسم کا ہلکا سا تعصب یا جانبداری کا رویہ نہ ہو۔ کیونکہ یہ دونوں باتیں تحقیق کے لیے زہر قاتل ہیں۔
- ۱۰۔ مسئلے (موضوع) کے انتخاب میں محقق کا رویہ معروضی ہونا چاہیے۔ وہ پہلے سے کوئی

- نقطہ نظر لے کر نہ چلے بلکہ حقائق کی مدد سے کسی مسئلہ کا تعین کرے۔
- ۱۱۔ محقق نے تحقیق کے لیے جو مسئلہ منتخب کیا ہے۔ اس مسئلہ کو حل کرنے کے لیے جس فنی مہارت، قابلیت اور استعداد کی ضرورت ہو سکتی ہے وہ محقق میں ضرور موجود ہونی چاہیے۔
- ۱۲۔ تحقیقی مسئلے کے انتخاب میں محقق کو اپنی صحت، وقت اور مالی و مسائل کو بھی دیکھنا چاہیے تاکہ کام شروع کرتے وقت وہ یکسوئی اور اطمینان سے تحقیق کر سکے۔
- ۱۳۔ اگر محقق کسی دانش گاہ میں مقالہ پیش کرنے کے لیے مسئلہ کا انتخاب کر رہا ہے تو پھر یہ بھی دیکھا جائے کہ مسئلہ دانش گاہ کے معیارات پر پورا اترتا ہے یا کہ نہیں؟
- ۱۴۔ کسی دانش گاہ (یونیورسٹی) میں مسئلہ پیش کرنے سے قبل یہ دیکھ لیا جائے کہ اس ادارے میں راہنمائی کے لیے ماہرین موجود ہیں یا نہیں؟
- ۱۵۔ علاوہ ازیں! ”موضوع ایسا ہو کہ اشاعت کے بعد خاص و عام دونوں نوعیت کے قارئین کی اس میں دلچسپی ہو۔
- ۱۶۔ بین العلومی (Inter-disciplinary) موضوعات شاندار سمجھے جاتے ہیں۔ ان سے مراد وہ موضوعات ہیں جن میں اردو ادب کے علاوہ کسی اور مضمون، علم یا فن کی معلومات بھی درکار ہوں۔
- ۱۷۔ موضوع خالص تنقیدی نہ ہو۔ کیونکہ خالص تنقید کو تحقیق کا نام دینا مناسب نہیں۔
- ۱۸۔ موضوع پر پہلے کام نہ ہو چکا ہو بلکہ ہو بھی نہ رہا ہو۔
- ۱۹۔ اس موضوع کو اختیار نہیں کرنا چاہیے جس پر محقق نے خود پہلے مقالہ لکھا ہوا ہے، جیسے ایم۔ فل کے موضوع کو پی۔ ایچ۔ ڈی کے لیے اختیار کرنا۔
- ۲۰۔ موضوع زیادہ عمومی نہ ہو، کسی بڑے مصنف کی پوری زندگی اور جملہ تصانیف کو لے لینا بھی عمومی جائزہ بن کر رہ جائے گا مثلاً: اقبال کو پورے کا پورا لے لیا جائے تو بہت سرسری کام ہوگا۔ اس میں گہرائی نہ ہوگی۔
- ۲۱۔ جن شخصیتوں یا موضوعات پر بے خونی سے نہ لکھا جائے، ان کو نہیں لینا چاہیے۔

- ۲۲۔ کسی زندہ شخص پر کسی مصلحت یا مفاد کی خاطر تحقیقی کام نہیں کرنا چاہیے۔
- ۲۳۔ زیادہ حالیہ موضوع سے احتراز مناسب ہے کہ اس کا مواد رسالوں ہی میں مل سکتا ہے، کتابوں میں نہیں، مثلاً: کشمیری مہاجرین کے مسائل وغیرہ۔ ایسے موضوع کو پی ایچ ڈی کے لیے نہیں لینا چاہیے۔ کوئی مضمون یا کتاب لکھنی ہو تو دوسری بات ہے۔
- ۲۴۔ زیادہ تکنیکی موضوع بھی آخر کار الجھن کا باعث ہو سکتا ہے، مثلاً: ”اردو عروض کا تاریخی و تنقیدی جائزہ“ وغیرہ۔
- ۲۵۔ ایسا موضوع نہیں لینا چاہیے، جس کے بارے میں خاصا امکان ہو کہ بعد میں جھپی برقرار نہیں رہے گی۔
- ۲۶۔ مناظراتی موضوع بھی مناسب نہیں ہوتے، مثلاً: اردو ادب میں فرقہ پرستی وغیرہ۔
- ۲۷۔ اگر کوئی ایسا موضوع لینا ہے جس میں کسی دوسری زبان کی معلومات بھی درکار ہوں، تو تاوقتیکہ اس زبان سے کما حقہ واقفیت نہ ہو، اسے نہیں لینا چاہیے جیسے ”اردو تنقید پر عربی تنقید کا اثر“ وغیرہ۔
- ۲۸۔ کم از کم سندی مقالوں کے لیے ایسا موضوع اختیار نہیں کرنا چاہیے جس کی تسوید میں فحاشی، عریانی یا جنس زدگی سے نہ بچا جاسکے مثلاً: قدیم اردو نگاری میں فحش نگاری“ (۱)۔
- بہر کیف عملی طور پر محقق کو اختیار موضوع کے سلسلہ میں اس امر کی تصدیق کر لینی چاہیے کہ وہ:
- ۱۔ مسئلہ (موضوع) کے بارے میں کتنا اور کیا جانتا ہے؟
 - ۲۔ زیر غور مسئلہ پر اس سے پیشتر کتنا اور کیا کیا کام کیا گیا ہے؟
 - ۳۔ کیا موجودہ مسئلہ کی نوعیت دوامی قسم کی ہے؟
 - ۴۔ دوسرے لوگوں نے اس مسئلہ کے بارے میں کن خیالات کا اظہار کیا ہے اور اس مسئلہ کے بارے میں ان کا رد عمل کیا رہا ہے؟
 - ۵۔ کیا دوسرے لوگوں نے اس مسئلہ پر تحقیق کی ہے اور اس کا حل دریافت کیا ہے۔ اس سے کیا ہے تو نتائج کیا نکلے ہیں؟

۶۔ ان نتائج کی روشنی میں یا ان لوگوں کی تجاویز کو سامنے رکھتے ہوئے دیکھا جائے کہ آیا اسی مسئلہ پر مزید تحقیق کی گنجائش موجود ہے؟ (۲)۔

انتخاب موضوع کے لیے امدادی وسائل

تحقیق کے لیے کسی بھی نوعیت کے موضوع کا انتخاب مسلسل مطالعہ اور تحقیقی غور و خوض کا محتاج ہوتا ہے۔ فن تحقیق کے ماہرین نے اس کے انتخاب کے لیے درج ذیل امدادی وسائل و ذرائع متعین کیے ہیں :

- ۱۔ تحقیقی مقالہ جات کا مطالعہ مسئلہ (موضوع) کے انتخاب میں کافی حد تک مدد و معاون ثابت ہوتا ہے۔
- ۲۔ مختلف مضامین کے مطالعہ کے دوران نوٹس تیار کرنا بھی مسئلہ کے انتخاب کے لیے اچھی عادت شمار ہوتی ہے۔
- ۳۔ تحقیق سے متعلقہ لوگوں سے میل جول اور تبادلہ خیالات بھی مسئلہ کے انتخاب میں معاون ثابت ہو سکتا ہے۔
- ۴۔ کتب برائے حوالہ جات بھی تحقیقی مسئلہ کے منتخب کرنے میں مدد دیتی ہے۔
- ۵۔ متعلقہ موضوع کے بارے میں فلموں، ٹی وی پروگراموں اور تحریری و تقریری تبصروں کو تنقیدی نگاہ سے دیکھنا بھی مسئلہ کے انتخاب میں آسانی پیدا کرتا ہے۔
- ۶۔ تعلیمی اداروں، تحقیقی مراکز کے سربراہوں اور اراکین سے تعلیمی مسائل کے بارے میں تبادلہ خیال بھی مسئلہ کے انتخاب میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔
- ۷۔ اساتذہ اور طلباء سے ان کے مسائل کے بارے میں ملاقاتیں کرنا بھی مسئلہ کے انتخاب کا مؤثر ذریعہ ہے (۳)۔

اس بحث سے ثابت ہوا ہے کہ ”تحقیق میں ایک اچھے موضوع کا انتخاب بنیادی اہمیت کا حامل ہوتا ہے، جو موضوع مقررہ معیارات پر پورا اترتا ہو اس سے تحقیق کا اعلیٰ معیار قائم ہوتا ہے۔ ایک محقق کو کام کی ابتداء ہی سے تمام امکانات کا جائزہ لے کر کام شروع کرنا چاہیے۔ خصوصاً ہمارے نوجوان محققین اگر مندرجہ بالا معیارات کو

سامنے رکھیں تو وہ یقیناً بہتر کام پیش کر سکیں گے“ (۴)۔

ثانیاً: موضوع تحقیقی کا خاکہ

تحقیق کے مراحل میں سے پہلا مرحلہ ”موضوع کا انتخاب“ ہوتا ہے۔ اس مرحلہ کے متعلقات کو اوپر بیان کر دیا گیا ہے۔ اب ذیل میں منتخب موضوع کے خاکہ اور اس کے متعلقات کو بیان کیا جاتا ہے۔ خاکہ اصل میں تحقیقی عمل کا دوسرا اہم مرحلہ ہوتا ہے:

خاکہ کا مفہوم

خاکہ کو عربی میں ”خطة“ اور انگریزی میں ”Synopsis“ کہتے ہیں۔ اس لفظ کے لغوی معنی ہیں ”ایک ساتھ نظر ڈالنا“۔ Syn کے معنی ”ایک ساتھ“ اور Opsis کے معنی ”دیکھنا“ کے ہیں۔ تحقیق کے لیے کسی منتخب موضوع کو ابواب، فصول اور مباحث وغیرہ میں تقسیم کر دیا جائے تو اسے خاکہ یعنی Out line کہا جائے گا۔ ڈاکٹر گیان چند نے اسے ”بے راتھ کے حوالے سے خاکے کے مفہوم کو یوں بیان کیا ہے: خاکہ مختلف تصورات کی تقسیم، ترتیب اور باہمی رشتہ کا نام ہے۔ کتاب ہی میں نہیں زندگی کے ہر شعبے میں کام سے پہلے جو منصوبہ بنایا جائے گا، وہی خاکہ کہلائے گا (۵)۔“

خاکہ بنانا ایک مسلسل عمل ہے

خاکہ بنانا مقالے کی تیاری کی طرح ایک مسلسل عمل ہے۔ مطالعہ شروع کرنے سے پہلے ذہن میں اس کے بارے میں کوئی تصور ہونا چاہیے۔ اگر نہیں ہے تو بیٹھ کر اپنے اخلاق اور فعال تخیل کو سرگرم عمل کیجیے اور کوئی نہ کوئی دھندلی ہی سہی، شکل متعین کیجیے۔ اس کے بعد مواد اکٹھا کیجیے، مطالعہ کیجیے اور اسے ترتیب دیجیے۔ بہت ممکن ہے کہ سامنے موجود مواد کی روشنی میں بنائے ہوئے عارضی خاکے میں رد و بدل کرنا پڑے۔ اس کے بعد جب تسوید کریں گے تو معلوم ہوگا کہ بعض عنوانات پر بہت زیادہ لکھا گیا، بعض پر بہت کم۔ پھر سے ابواب کی گروہ بندی اور ترتیب کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ ابواب کے اندرونی حصوں (باب میں ذیلی عنوانات والے اجزاء) کی ترتیب بدلی جاسکتی ہے۔ اس طرح تسوید کے ساتھ یا بعد میں۔ پھر خاکے کو آخری شکل دینی

ہوگی۔ گویا خاکے کی تیاری اور اس کی آخری قطعی شکل میں منزلیں ہیں۔ نقش اول کام شروع کرنے پر مواد کی فراہمی سے بھی پہلے، نقش ثانی مواد کی فراہمی اور مطالعے کے بعد، نقش آخر تسوید کے بعد۔ اگر خاکے میں اس طرح ارتقاء اور ترتیب کا عمل جاری رہے گا تو آخری خاکہ بہت با ترتیب، چست اور منظم ہوگا (۶)۔

خاکہ کی اہمیت و افادیت

تحقیقی مراحل میں سے خاکہ کا مرحلہ بہت اہم ہوتا ہے۔ اس میں پورے تحقیقی منصوبے (Research Proposal) کی تفصیلات کو درج کیا جاتا ہے۔ اس کی حیثیت وہی ہوتی ہے جو کسی عمارت کے نقشے کی ہوتی ہے۔ اگر اس کی تعمیر سے پہلے نقشے کو تیار نہ کر دیا جائے تو اس کی ساخت میں بہت سے نقائص رہ جانے کا امکان ہوتا ہے، مثلاً: عملی لحاظ سے ناکارہ ثابت ہونے کا خطرہ ہو سکتا ہے، اس کا جمالیاتی پہلو بری طرح متاثر ہونے کا امکان بھی ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر محقق تحقیقی منصوبے کا خاکہ پہلے سے تیار نہیں کرتا، تو ممکن ہے کہ اس کے کام میں بہت سی خامیاں رہ جائیں یا اس کو بہت سی مشکلات سے دوچار ہونا پڑے۔ وہ محقق جو کسی تحقیقی صورت حال کے مسائل اور مشکلات پر محتاط طریقے سے غور و فکر نہیں کرتا، وہ نہ تو موزوں فرضیات (Hypothesis) بنا سکتا ہے اور نہ ہی معلومات کی جمع آوری کے لیے مؤثر طریقے اختیار کر سکتا ہے (۷)۔

مجوزہ موضوع کا خاکہ ایسی بنیاد فراہم کرتا ہے جس سے اس کی جانچ پرکھ آسان ہو جاتی ہے۔ محقق کے نگران کو بھی اس سے مدد ملتی ہے اور وہ واضح ذہن کے ساتھ اس کی راہنمائی کا کام کر سکتا ہے۔ اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ تحقیق کرنے والے کے سامنے وہ منصوبہ ہوتا ہے جس کو وہ مستقبل میں اختیار کرے گا (۸)۔

خاکہ بنانے کا ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ اس کے بعد ذہنی طور پر مقالے کی ہیئت (Form) متعین ہو جاتی ہے۔ اس نقشے پر عمارت بنانا آسان ہو جاتی ہے (۹)۔

تشکیل و ہیئت

خاکے کی کوئی مسلمہ شکل اور ہیئت نہیں ہوتی۔ اس کی مختلف صورتیں نظر آتی ہیں۔ لیکن ہر خاکے میں عموماً درج ذیل معلومات شامل کی جاتی ہیں:

۱۔ مسئلے کا بیان

خاکہ میں مسئلے کا بیان، فرضیات اور ان سے ماخوذ نتائج درج کیے جاتے ہیں۔ فرضیہ (Hypothesis) سے مراد ایسا متوقع تعلق ہے جو دو یا دو سے زیادہ متغیرات (Variables) کے درمیان پایا جاتا ہے۔ اس مرحلے پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ایک بڑا فرضیہ بنایا جائے اور بہت سے چھوٹے چھوٹے فرضیات بنائے جائیں۔ یہ طریق کار واضح طور پر مسئلے کی نوعیت کو طے کرتا ہے اور اس منطق کو بھی جو تحقیق کے پس منظر میں موجود ہوتا ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ معلومات (Data) کی جمع آوری کے لیے کیا طریقہ اختیار کیا جائے گا (۱۰)۔

۲۔ لٹریچر کا جائزہ

تحقیقی خاکے میں زیر تحقیق (موضوع) سے متعلق لٹریچر کا جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔ سابقہ تحقیق اور ماہرین کی تحریروں کا مختصر ذکر اس بات کا ثبوت فراہم کرتا ہے کہ جو تحقیق ماضی میں ہو چکی ہے، اسے محقق جانتا ہے اور اس امر سے بھی واقف ہے کہ کن پہلوؤں پر تحقیق و جستجو کا کام ہونا چاہیے۔ چونکہ مؤثر تحقیق کی بنیاد ماضی کے علم پر ہوتی ہے، اس لیے یہ قدم تکرار کے عمل کو روکتا ہے اور اہم تحقیق کے لیے مفید فرضیات اور مدتجاوز فراہم کرتا ہے۔ لٹریچر کا جائزہ لیتے ہوئے محقق کو چند اہم باتوں کو ملاحظہ کرنا چاہیے جو کہ یہ ہیں:

- ۱۔ زیر غور مسئلے سے متعلق رپورٹ کیے ہوئے مسائل جن پر پہلے ہی تحقیق ہو چکی ہے۔
- ۲۔ ایسی رپورٹوں میں مطالعے کا خاکہ جس میں استعمال کیے ہوئے طریقے اور معلومات کی جمع آوری کے لیے استعمال کیے ہوئے آلات شامل ہوتے ہیں۔
- ۳۔ مختلف قسم کی آبادی جس کا مطالعہ کیا گیا۔
- ۴۔ وہ متغیرات جو مطالعے پر اثر انداز ہو سکتے تھے۔

۵۔ وہ غلطیاں یا خامیاں جو ظاہر ہوئیں۔

۶۔ مزید تحقیق کے لیے سفارشات۔

لٹریچر کے جائزے کو اس خلاصے پر مبنی ہونا چاہیے جس میں نتائج کے متعلقہ شعبوں کا ذکر ہو اور ان کا بھی جن پر اتفاق رائے نہیں پایا جاتا۔ ان مضامین کا جائزہ لینا چاہیے جو متعلقہ مطالعات کا خلاصہ پیش کرتے ہیں۔ اس سے وقت اور کوشش کے بچنے میں مدد ملتی ہے (۱۱)۔

۳۔ مسئلہ (موضوع) کی اہمیت

محقق کو چاہیے کہ وہ خاکے میں بتائے کہ اس مسئلہ (موضوع) کا حل کس طرح نظر ہے (Theory) اور عمل (Practice) پر اثر انداز ہوگا۔ مختلط انداز سے بیان کیے گئے اثرات یا ممکنہ علمی اطلاعات مسئلہ کی اہمیت اور قدر و قیمت ظاہر کرنے میں مدد دیتے ہیں (۱۲)۔ تحقیقی کوششیں غیر اہم مسائل پر ضائع نہیں کرنی چاہئیں۔ ہمیشہ سنجیدہ مسائل اٹھا کر ان کے حل کے لیے کوشش کرنی چاہیے۔ یہ کام سخت ذہنی کوشش کا متقاضی ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اس پر مالی اخراجات بھی اٹھتے ہیں۔ ذہنی، جسمانی اور مالی قربانی اس امر کا تقاضا کرتی ہے کہ تحقیق کے نتائج مفید اور نفع آور ہونے چاہئیں۔ ان کو انسانی زندگی کے مسائل کے حل میں فائدہ مند ثابت ہونا چاہیے (۱۳)۔

۴۔ مفروضات کا بیان

خاکے میں ان مفروضات (Assumptions) کو بھی بیان کر دینا چاہیے جن پر تحقیق کے فرضیات کی بنیاد رکھی گئی ہے (۱۴)۔

۵۔ نمونہ بندی کا طریق کار

تحقیق کرنے والے کو چاہیے کہ وہ موضوع خاکے میں نمونہ بندی (Sampling) کا طریق کار بھی بیان کرے یعنی بتائے کہ وہ کس طرح اور کہاں سے آبادی کے تمام ارکان کی نمونہ حاصل کرے گا۔ آبادی کا جائزہ لیا ہے اور اس کے نمایاں خصائص کیا ہیں۔ یہ بھی بتائے کہ وہ نمونہ بندی کا کون سا طریقہ اختیار کرے گا (۱۵)۔

۶۔ آلات کا استعمال

معلومات (Data) کی جمع آوری کے لیے محقق جن آلات (Tools) کو استعمال کرے گا، ان کو بیان کر دے (مثلاً سوالنامہ، انٹرویو وغیرہ)۔ ان کی موزونیت کے حق میں دلائل دے، یہ بھی بتائے کہ ان کے استعمال سے بیان کیے ہوئے مفروضات کے تقاضے پورے ہوں گے اور ان آلات کے استعمال سے جمع شدہ معلومات معقولیت (Validity) اور اعتبار (Reliability) کی صفات رکھیں گی (۱۶)۔

۷۔ تحقیق کا طریق کار

اس عنوان کا تعلق سابقہ عنوان کے ساتھ ہے۔ خاکے کے اس حصے میں محقق تحقیق کے تمام عمل کو بیان کر دیتا ہے۔ وہ بتاتا ہے کہ کیا کیا جائے گا، کیسے کیا جائے گا، کون سی معلومات مطلوب ہوں گی، ان کو کس طرح جمع کیا جائے گا، ان معلومات سے نتائج کس طرح نکالے جائیں گے (۱۷)۔ وان ڈیلن (Van Dalen) نے اس حصے کی تفصیلات کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس میں یہ بھی بتانا ہو گا کہ معلومات کی جدول بندی (Tabulation) کا طریق کار کیا ہو گا۔ معلومات کی درجہ بندی کس طرح کی جائے گی۔ ان کو استعمال کس طرح کیا جائے گا اور پھر ان کے خلاصے کس طرح تیار کیے جائیں گے۔ معلومات کا تجزیہ کرنے کے لیے جو شماریاتی طریقے استعمال کیے جائیں گے، ان کا ذکر بھی کرنا ہو گا (۱۸)۔

۸۔ جدول اوقات

محقق کو وقت کا شیڈول تیار کرنا چاہیے تاکہ وہ اپنے وقت اور توانائی کا صحیح اور بروقت استعمال کر سکے۔ تحقیقی منصوبے کو مختلف حصوں میں تقسیم کرنے اور ہر حصے کی تکمیل کے لیے وقت مقرر کرنے سے کام کو باقاعدگی سے کرنے میں مدد ملتی ہے اور کاموں کو ملتوی کرنے کے فطری رجحان کو کم سے کم کرنے میں بھی مدد ملتی ہے (۱۹)۔

ذہن تحقیق مسئلے کے بعض حصے اس وقت تک شروع نہیں کیے جاسکتے ہیں جب تک اس کے دوسرے حصے مکمل نہ کر لیے جائیں۔ رپورٹ یا مقالے کی آخری شکل کے بعض حصے، مثلاً:

”متعاندہ لٹریچر کا جائزہ“ اس وقت مکمل کر کے ٹائپ کرایا جاسکتا ہے جب محقق معلومات کی فراہمی اور جمع آوری کا انتظار کر رہا ہوتا ہے۔ چونکہ تعلیمی تحقیق کے منصوبوں کے لیے وقت مقرر ہوتا ہے اور ان کو ایک خاص مدت کے اندر ہی پیش کرنا ہوتا ہے۔ اس لیے اس طرح جدول اوقات، جس میں مختلف حصوں کو مکمل کرنے کے لیے تاریخ مقرر کر لی جاتی ہے، بہت اہمیت کا حامل ہوتی ہے۔

پروفیسر یا مگران تحقیق ایک خاص وقفے کے بعد رفتار کار کے بارے میں پوچھ سکتا ہے تاکہ معلوم ہو سکے کہ کام کس رفتار سے ہو رہا ہے۔ اس طرح تحقیق کرنے والے کو تحریک ملتی ہے اور وہ کوشش کرتا ہے کہ اس انداز سے کام کرے کہ اس منصوبے کو منظم طریقے سے اختتام تک پہنچایا جائے (۲۰)۔

ماہر اساتذہ کی کمیٹی اور خاکہ

جب خاکہ مکمل ہو جاتا ہے، تو پیش کرنے پر اساتذہ کی ایک کمیٹی اس کا جائزہ لیتی ہے۔ وہ اس کو منظور یا مسترد کر سکتی ہے یا یہ بھی تجویز کر سکتی ہے کہ اس میں بعض تبدیلیاں کی جائیں اور منظوری کے لیے دوبارہ پیش کیا جائے۔ تحقیق کا یہ مرحلہ اگرچہ بوجھل محسوس ہوتا ہے، لیکن یہ اس مرحلے سے بہت کم تکلیف دہ ہوتا ہے جب محقق نے معلومات جمع کرنے میں اپنا بہت سا وقت، رقم اور کوشش صرف کر لی ہو اور پھر اس کو معلوم ہو کہ تحقیق میں ایسی بہت سی خامیاں رہ گئی ہیں جن کا تقاضا ہے کہ یا تو تحقیقی مطالعے کو ترک کر دیا جائے یا بہت سا کام از سر نو کیا جائے۔ خاکے کی خوبی کافی حد تک تحقیق کی خوبی کو ظاہر کرتی ہے۔ تحقیقی خاکے کو ایسا کام نہیں سمجھنا چاہیے جس کو غیر ضروری مصروفیت کا نام دیا جائے، بلکہ اس کی حیثیت اس ضروری مرحلے کے نقشے کی مانند ہوتی ہے جو مہم کی سرحدوں میں داخل ہونے کے لیے ذہنی سفر میں راہنمائی کا کام دیتا ہے (۲۱)۔ مختصر یہ کہ ”خاکہ اس طرح بنانا چاہیے کہ وہ موضوع کی حد تک جامع و مانع ہو۔ عام قاری کا اس موضوع اور اس کی تخلیقات کے بارے میں جو ہندسہ، غیر واضح، ریزہ ریزہ تصور ہوتا ہے وہ مجتمع اور کسا بندھا ہو جائے۔ اچھا خاکہ وہ ہے جسے دیکھ کر موضوع مہتمم بالشان نظر آنے کے، آتشیں کار کے سامنے راہیں وضاحت سے کھل جائیں کہ اس نے کن خطوط پر کام کرنا ہے“ (۲۲)۔